REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۲۸ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۶ تبلیغ ۱۳۳۹ھش | ۲۶ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۵ فروری بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند بھی اچھی آگئی۔ — اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

سینٹو کے علاقے میں امن و سلامتی کیلئے پورے خلوص سے کام جاری رکھنے کا عزم

شاہ ایران، صدر جلال بایار، اور صدر پاکستان کا مشترکہ اعلان

کراچی ۲۵ فروری۔ شاہ ایران، صدر ترکیہ جلال بایار اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے لاہور کے تاریخی شہر سے ایک مشترکہ بیان میں اپنے اس عزم کا اعادہ کیا ہے۔ کہ وہ سینٹو کے علاقہ کے امن و سلامتی کے لئے پورے تعاون اور خلوص سے کام جاری رکھیں گے۔ یہ مشترکہ بیان سنٹو کی پانچویں سالگرہ پر جاری کیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ جب تک اس علاقہ کی سلامتی و استحکام کو درپیش خطرہ ختم نہیں ہو جاتا، اس وقت تک یہ تنظیم (سنٹو) بدستور چوکس رہے گی۔ بیان میں تخفیف اسلحہ پر بین الاقوامی کنٹرول کے تصور کی تائید و حمایت کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ اس دنیا میں جہاں مختلف قومیں ایک دوسرے کے عزائم کو خوف اور شبہ کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ تخفیف اسلحہ پر بین الاقوامی کنٹرول قوموں میں زیادہ اعتماد پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ مشترکہ بیان میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ عالمی کشیدگی کے حقیقی اسباب ختم کرنے کے لئے موجودہ کوششوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔ مشترکہ بیان کے شروع میں ملکہ الزبتھ دوم اور صدر آئزن ہاور سے دوستانہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور خوشی ظاہر کی گئی ہے کہ سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن کی پانچویں سالگرہ کے موقعہ پر ہم تاریخی شہر لاہور میں جمع ہیں۔

امریکہ نے گزشتہ سال تک دوسرے ممالک کو ۲۳ ارب ڈالر امداد دی

موجودہ سال میں نیٹو کیلئے امدادی مصارف میں کمی کا پروگرام

واشنگٹن ۲۵ فروری۔ امریکی وزارت دفاع نے انکشاف کیا ہے کہ دوست ممالک کو سنہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک جو امریکی فوجی امداد دی گئی۔ اس کی مالیت ۲۳ ارب ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر تھی۔ اس مجموعی رقم میں اس سامان کی قیمت شامل نہیں ہے۔ جس کے لئے آرڈر دیا گیا لیکن ابھی تک سامان نہیں گیا۔ اس عرصہ میں یورپی ممالک کو اس رقم کے نصف سے زیادہ کی امداد ملی جس کی مالیت ۱۲ ارب ۷۹ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر تھی۔ دیگر علاقوں میں سے مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کو ۳ ارب اور ۵ ارب ۲۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر، لاطینی امریکہ کو ۴۳ کروڑ ۷۸ لاکھ ۲۱ ہزار ڈالر، افریقہ کو ۳ کروڑ ۲۹ لاکھ ۳۴ ہزار اور نیٹو وغیرہ کو ۱۹ لاکھ ۱۰ ہزار ۶۴ ڈالر کی امداد دی گئی۔ اندازہ یہ ہے کہ ۱۹۶۰ء میں میٹریل کے لحاظ سے مشرق بعید کو سب سے زیادہ فوجی امداد ملے گی۔ جس کی مالیت ۸ کروڑ ۸۱ ڈالر ہوگی۔ جو سنہ ۱۹۵۹ء کے مقابلہ میں ۱۶ ہزار ۲۵۲ ڈالر کم ہے۔ سنہ ۱۹۶۰ء میں دیگر علاقائی ۴۴ پروگراموں کی تفصیل یہ ہے۔ یورپ ۴۶ کروڑ ۵۳ لاکھ ۹۴ ہزار ڈالر، مشرق قریبہ اور جنوبی ایشیا ۴۱ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸۱ ہزار ڈالر، لاطینی امریکہ ۴ کروڑ ۹۹ لاکھ ۵۱ ہزار ڈالر، افریقہ ایک کروڑ ۳۹ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر اور نیٹو وغیرہ ۸ کروڑ ۵۸ لاکھ ۳۹ ہزار ڈالر۔ یہ رقم ۱۹۵۹ء کی نسبت ۱۴ کروڑ ۷ لاکھ ۲۸ ہزار ڈالر کم ہے۔

نئے دار الحکومت کا نام اسلام آباد ہوگا

صدارتی کابینہ کا فیصلہ

لاہور ۲۵ فروری۔ راولپنڈی کے قریب پاکستان کا جو نیا دار الحکومت تعمیر ہو رہا ہے۔ اس کا نام "اسلام آباد" رکھا گیا ہے۔ یہ فیصلہ کل کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ جو صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی زیر صدارت لاہور میں منعقد ہوا۔

معلمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر الوداعی تقریب

دوران سال نمایاں خدمات بجا لانے والے معلمین میں انعامات کی تقسیم

ربوہ ۲۵ فروری۔ معلمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر کل نظامت تعلیم وقف جدید کی طرف سے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں معلمین کے علاوہ بعض دوسرے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ ہر سال جلسہ سالانہ کے بعد ربوہ میں معلمین کی ایک تعلیمی کلاس ہوتی ہے۔ جو ایک ماہ تک جاری رہتی ہے۔ اس ماہ کے دوران میں معلمین مختلف علمی موضوعات پر علماء سلسلہ کے لیکچر سنتے اور ان کے نوٹس تیار کرتے ہیں۔ چنانچہ کل تعلیمی کلاس کے اختتام پر جو الوداعی تقریب عمل میں آئی۔ اس میں صدارت کے فرائض محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے ادا فرمائے۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

(باقی ص ۴ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

اشاعتِ اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف "ازالہ اوہام" حصہ سوم میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر ایک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اسکو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں ....

سو میری صلاح یہ ہے کہ بجائے ان واعظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں۔ اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر انکے پاس بھیجی جائے میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔ ہاں اس قدر میں پسند کرتا ہوں کہ ان کتابوں کے تقسیم کرنے کے لئے یا ان لوگوں کے خیالات اور اعتراضات کو ہم تک پہنچانے کی غرض سے چند آدمی ان ملکوں میں بھیجے جائیں جو امامت اور مولویت کا دعوےٰ نہ کریں بلکہ ظاہر کر دیں کہ ہم اسلئے بھیجے گئے ہیں کہ تا کتابوں کو تقسیم کریں اور اپنے معلومات کی حد تک سمجھا دیں اور مشکلات اور مباحث دقیقہ کا حل ان اماموں سے چاہیں جو اس کام کے لئے ملک ہند میں موجود ہیں ....

... پیارو یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ اپنے دین کو فراموش نہیں کرتا بلکہ تاریکی کے زمانہ میں اس کی مدد فرماتا ہے مصلحت عام کے لئے ایک کو خاص کر لیتا ہے اور اس پر علوم لدنیہ کے انوار نازل کرتا ہے۔ سو اسی نے مجھے جگایا اور سچائی کے لئے میرا دل کھول دیا۔ میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں۔ بلکہ میں اسکے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اس کا اور اس کے رسول کا اور اس کی کلام کا جلال ظاہر کروں مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پروا۔ میرے لئے یہ بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ہاں میں اس میں لذت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ دوسروں کو بھی دوں اور دعوت مولیٰ میں ان سب کو شریک کروں جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔ میں اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے قریباً سب کچھ کرنے کیلئے مستعد ہوں اور جانفشانی کے لئے راہ پر کھڑا ہوں لیکن جو امر میرے اختیار میں نہیں میں خداوند قدیر سے چاہتا ہوں کہ وہ آپ اسکو انجام دیوے۔ میں مشاہدہ کر رہا ہوں کہ ایک دست غیبی مجھے مدد دے رہا ہے۔ اور اگرچہ میں تمام فانی انسانوں کی طرح ناتوان اور ضعیف البنیان ہوں تاہم میں دیکھتا ہوں کہ مجھے غیب سے قوت ملتی ہے اور نفسانی قلق کو دبانے والا ایک صبر بھی عطا ہوتا ہے اور میں جو کہتا ہوں کہ ان الٰہی کاموں میں قوم کے ہمدرد مدد کریں وہ بے صبری سے نہیں بلکہ صرف ظاہر کے لحاظ اور اسباب کی رعایت سے کہتا ہوں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے فضل پر میرا دل مطمئن ہے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دے گا۔"

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے خاص کر اپنے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی قیادت میں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "شاخ" ہیں بہت سی تصانیف اور تالیفات یورپین زبانوں میں شائع کر چکی ہے۔ خاص کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی (The Philosophy of Teaching of Islam) کئی بار نہ صرف انگریزی زبان میں بلکہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ پھر کئی دیگر تصانیف انگریزی زبان میں ترجمہ ہوئی ہیں۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تالیف کردہ ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن کریم کے تراجم کئی ایک یورپین افریقی اور ایشیائی زبانوں میں جماعت احمدیہ شائع کر چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیباچہ قرآن کریم ایک لاجواب تحریر تسلیم کیا گیا ہے۔ پھر آج امریکہ یورپ۔ ایشیا اور افریقہ میں نہ صرف اسلامی لٹریچر جماعت احمدیہ مختلف زبانوں میں پھیلا رہی ہے۔ بلکہ ان ممالک میں سینکڑوں مساجد بھی تعمیر کر چکی ہے۔ جہاں سے پانچ وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے اور نہ صرف انگریزی زبان میں بلکہ کئی ایک یورپین زبانوں کے لٹریچر میں اسلامی خیالات جھلکنے لگے ہیں۔ الغرض جو بات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے فرمائی تھی زمانہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بات نہایت محکم اور ثابت الاصل تھی آپ نے جو کہا وہ کر کے دکھا دیا اور آپ نے یہ سچ کہا تھا کہ یہ کام کسی دوسرے کے بس کا نہیں بلکہ اس کو صرف آپ یا وہ جو آپ کی شاخ ہوگا سر انجام دے سکے گا۔ چنانچہ آپ کی مندرجہ بالا عبارت تین چوتھائی صدی سے سب لوگوں کے سامنے ہے مگر سوا آپ کے یا آپ کی شاخ کے یہ کام کوئی دوسرا نہیں کر سکا۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ آپ کی ان باتوں کی صدائے بازگشت اب کہیں کہیں سنی جانے لگی ہے۔

چنانچہ ہم الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں کسی ایک اہل علم حضرات کے اس بارہ میں خیالات شائع کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم ہفت روزہ چٹان سے مولانا ابو الحسن صاحب ندوی کی ایک تقریر کا حوالہ درج کرتے ہیں۔ جو آپ نے اسلامیہ کالج سول لائن لاہور میں فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مثال کے طور پر آپ انگریزی زبان کو لیجئے اس کی اہمیت۔ گنجائش نہیں۔ پھر آپ کافی مدت سے یہ زبان پڑھ رہے ہیں لیکن کسی فارغ التحصیل یا انگریزی زبان کے مسلمان عالم سے یہ نہ ہو سکا کہ وہ انگریزی میں اسلامی لٹریچر کو منتقل کرتا تاکہ انگریزی خواں حضرات اسلام کو اس زبان میں پوری طرح سمجھ سکتے آپ اگر اس قسم کا تعمیری کام کر چکے ہوتے تو آج اسلامی زبانی کی طرح انگریزی میں بھی صحیح معلومات کا خزانہ جمع ہو چکا ہوتا اور اس طرح وہ طالبعلم جو بی۔ اے کر کے نکلتا تو انگریزی کے ساتھ ساتھ اسکے دل میں خدا اور رسول سے محبت بھی پیدا ہو چکی ہوتی۔ اس میں یہ صلاحیت اجاگر ہو جاتی کہ جہاں کہیں جس لٹریچر میں اسے ملحدانہ بات نظر آتی وہ اس کو محسوس کر لیا کرتا

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے اندر کچھ افراد ایسے پیدا کرنے چاہئیں جو اپنی تمام قابلیتوں کو ایک معمولی سے معاوضہ پر اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر سکیں ہر ملک کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس ملک میں مختصر ہی کیوں نہ سہی ایک ایسی جماعت ہو جس میں قابل ذہین اور لائق افراد شامل ہوں۔ اور وہ اپنا سب کچھ اسلامی اقدار کی توسیع اور اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ ان لوگوں میں تھوڑے سے عرصے میں زیادہ سے زیادہ مالدار بننے کا جذبہ نہ ہو بلکہ وہ اپنے دین سے محبت کا جذبہ رکھتے ہوں سادہ زندگی بسر کرنے اور کام کرنے کی لگن رکھتے ہوں۔

آخر میں میں آپ سے پھر کہوں گا موجودہ دور میں مسلمانوں کا کام صرف علوم کو سمجھنا ہی نہیں بلکہ ان علوم کو ازسرنو تدوین کرنا بھی ہے علوم کی تدوین بہت بڑا کام ہے۔ بہر حال یہ کام آپ کو کرنا ہے اس کے لئے صدیاں چاہئیں

آپ کی حالت امام اور ناقد کی سی ہے اور آپ ان تھک محنت اور پوری جدوجہد سے حالات کو ساعد بنا سکتے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ لگ بھگ سو برس سے انگریزی پڑھی اور پڑھائی جا رہی ہے مسلمان بھی اس کو پڑھ رہے ہیں۔ یہ لٹریچر یونانی اور رومن تعصب سے بھرا پڑا ہے مگر اس میں خدا کے اسلامی تصور اور رسول مقبول کی مقدس تعلیمات کو داخل نہیں کیا گیا۔ کچھ لوگوں نے تھوڑا سا کام کیا ہے لیکن وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انگریزی ادب کے دلدادہ مسلمان اپنے مذہب سے بھی پورا پورا انصاف کریں اور ایسے جواہر پارے تصنیف و تالیف کریں جو انگریزی کلاسک میں جگہ پا سکیں!"

(باقی ص)

مجلس انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

انصار اللہ کا ہر فرد قرآن کا عالم اور قرآن کا خادم ہونا چاہیئے

حال ہی میں مجلس انصار اللہ کراچی کا جو سالانہ اجتماع منعقد ہوا ہے۔ اس کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جو پیغام مرحمت فرمایا تھا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

برادران مجلس انصار اللہ کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں **انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع** کے موقعہ پر اپنی طرف سے کوئی پیغام بھجواؤں۔ سو باوجود اس کے کہ آجکل میں بلڈ پریشر اور جسم کی دردوں وغیرہ کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ آپ صاحبان کی **مخلصانہ محبت** اور حسن ظنی کی قدر کرتے ہوئے ان چند الفاظ میں اپنا مختصر سا پیغام بھجوا رہا ہوں۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بعض موقعوں پر بیان کر چکا ہوں۔ مجھے کراچی کی جماعت سے بہت محبت ہے۔ کیونکہ **اول** تو وہ خدا کے فضل سے ایک بہت مخلص اور منظم جماعت ہے۔ اور **دوسرے** جس طرح ربوہ اس وقت ہمارا روحانی مرکز ہے۔ اسی طرح **کراچی** پاکستان کا سماجی اور تجارتی اور دنیوی لحاظ سے علمی مرکز ہے۔ بلکہ ابھی تک وہ بڑی حد تک ملک کا سیاسی مرکز بھی ہے۔ اس طرح یہ دونوں مقام اپنے اپنے رنگ میں گویا **دل** کے حکم میں ہیں۔ اور چونکہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ کراچی کے دوست میری اس آواز کو توجہ اور **گوش ہوش** سے سنیں گے۔

میرا موجودہ پیغام **قرآن** اور صرف قرآن کے نقطہ پر مرکوز ہے۔ بلکہ دراصل قرآن کے معنے ہی پیغام کے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں قرآن اس بات کو کہتے ہیں۔ جو دوسرے دل کو پہنچاتے کے لئے کہی جائے۔ اور قرآن کا یہ نام بھی اسی لئے رکھا گیا ہے۔ اور وہ خدا کی طرف سے دنیا کے لئے **آخری** اور عالمگیر پیغام کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ جس کے بعد قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں۔ البتہ مختلف زمانوں کی ضرورت کے مطابق قرآن کے نئے نئے علوم ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اسی لئے خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ یعنی ہمارے پاس قرآنی علوم **کے بے شمار خزانے** موجود ہیں۔ مگر ہم انہیں زمانہ کی ضرورت کے مطابق مقررہ وقت پر ظاہر کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔

دراصل قرآن ایک **بڑی عجیب و غریب کتاب** ہے۔ اس کے ایک تو بالکل سادہ اور **سطحی معنی** ہیں جو عام مخلوق خدا کے عمل کے لئے ہیں۔ اور انہی معنوں کے پیش نظر کہا گیا ہے کہ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ۔ یعنی ہم نے عمل کے لئے قرآن کو بہت آسان صورت دے رکھی ہے تاکہ نصیحت پکڑنے والے لوگ اس پر عمل کرنے میں مشکل نہ محسوس کریں۔ لیکن قرآن کے بعض معانی بہت گہرے اور بہت وسیع ہیں۔ جن تک صرف اس کی گہرائیوں میں **غوطہ لگانے** والے **لوگ** ہی پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کا یہ ارشاد انہی گہرے معانی سے تعلق رکھتا ہے کہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ یعنی قرآن کی گہرائیوں تک صرف پاک و صاف دل والے لوگ ہی پہنچ سکتے ہیں۔ اس طرح قرآن ایک حقیقۃً بڑی عجیب و غریب کتاب ہے جو **ایک بڑے عالم و فاضل اور ایک فلسفی اور سائنسدان** کے لئے بھی اسی طرح روشنی مہیا کرتی ہے جس طرح کہ وہ ایک **سادہ ان پڑھ دیہاتی** کو رستہ دکھاتی ہے۔

پس کراچی کے انصار اللہ کے لئے اس وقت میرا یہی پیغام ہے کہ وہ **قرآن کے گہرے مطالعہ** کی عادت ڈالیں اور اس کی گہرائیوں میں غوطہ لگا کر ان **بے بہا موتیوں** کو دنیا کے سامنے لائیں۔ جو اس زمانہ کے علم دوست لوگوں کی **علمی پیاس** بجھانے کے لئے ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعود بانئ سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کی تصنیفات ایسے علمی خزانوں سے بھری پڑی ہیں۔ ان روشن اور چمکتے ہوئے جواہرات کو اندھیرے میں پڑے ہوئے لوگوں تک پہنچاؤ۔ اور سائنس کی نئی نئی ایجادوں سے مت ڈرو۔ کیونکہ جس طرح قرآن **خدا کا قول** ہے۔ اسی طرح سائنس **خدا کا فعل** ہے۔ اور خدا کے قول اور فعل میں کوئی تضاد اور ٹکراؤ ممکن نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیارا قول ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو کہ:۔

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

پس اس وقت میرا یہی پیغام ہے کہ انصار اللہ کا ہر فرد **قرآن کا عالم اور قرآن کا خادم** ہونا چاہیئے۔ اور مبارک ہو ان پر جو اپنے آپ کو قرآن کے دامن سے وابستہ رکھیں۔

والسلام

آپ صاحبان کا خیر اندیش

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء

وصیت کی اہمیت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ ربوہ

"اس وقت میرے نزدیک کم از کم یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہر احمدی وصیت کرے۔ اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہاتھ سے نکلنے سے وابستہ نہیں۔ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم ہیں۔ ... اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو" (الفضل ۵ رجولائی ۱۹۴۸ء)

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے۔ کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالامال ہو سکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اسی میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔" (نظام نو صفحہ ۱۲۱)

ہمیشہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ حق پر قائم رہنے کی توفیق بخشے

انسان کسی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی استعانت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ

مؤرخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جو خطبہ جمعہ دیا اس کا خلاصہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

سورۂ فاتحہ اور تشہد و تعوذ کی تلاوت کے بعد آپ نے قرآن مجید کی دعا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب پڑھی اور بتایا کہ قرآن مجید کی دعائیں ایک خاص اہمیت اور خاص اثر رکھتی ہیں۔ کیونکہ یہ اس عالم الغیب خدا کا کلام ہیں جو انسانی فطرت کا خالق اور اس کی کمزوریوں کا علم رکھتا ہے۔ اس لئے جو دعائیں قرآن مجید میں سکھائی گئی ہیں وہ انسانی فطرت کے اقتضاؤں کے عین مطابق ہیں۔ بعض دعائیں تو ایسی جامع ہیں جو ہر حال اور ہر وقت کے مناسب ہیں۔ مثلاً سورہ فاتحہ وہ ایک ایسی جامع دعا ہے جو ہر حال کے مناسب اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہے اور بعض دعائیں ایسی ہیں جو عام حالات میں کی جا سکتی ہیں لیکن خاص حالات میں ان کا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ انہیں میں سے ایک دعا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ہے یعنی اے ہمارے رب تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کیجیو یعنی ایسے حالات ہم پر نہ آئیں جو ہمارے دلوں میں کجی پیدا کرنے کا موجب ہو جائیں اور ہم سیدھے راستے سے بھٹک جائیں اور اپنے پاس سے رحمت کے سامان عطا کر۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اس دعا کی اہمیت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب ہم تاریخی واقعات کو پیش نظر رکھ کر اس پر غور کرتے ہیں۔ بسا اوقات انسان اپنے متعلق غلط اندازہ لگا لیتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ اپنے متعلق بڑے وثوق اور یقین سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ حق کو کسی حالت میں نہیں چھوڑیں گے۔ خواہ انہیں اپنی جان ہی دینی پڑے۔ لیکن جب امتحان اور ابتلا کا وقت آتا ہے تو وہ فیل ہو جاتے ہیں اور ان پر اپنے ادعا کا غلط ہونا ظاہر ہو جاتا ہے اس لئے سورہ فاتحہ میں ایاک نعبد کے ساتھ ایاک نستعین کی بھی دعا سکھلائی۔ کیونکہ عبادت پر قائم رہنا بھی بغیر مدد الٰہی کے مشکل ہے پس نماز پڑھنے والا اپنی عبودیت کے اقرار کے ساتھ ایاک نستعین بھی کہتا ہے کہ اے ہمارے اللہ ہر وقت تجھ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں تو ہماری مدد فرما تا کہ صراط مستقیم پر قائم رہ کر ہر حال میں ہم تیری عبادت کی توفیق پاتے رہیں۔

ایک مثال

ہر نبی کے زمانے میں ایسے لوگوں کی مثالیں ملتی ہیں جو باوجود حد درجہ مخلص ہونے کے ابتلاؤں اور امتحانوں کے وقت ٹھوکر کھا گئے حتیٰ کہ بعض ان میں سے مرتد ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ حواریوں میں سے یہودا اسکریوطی جس کو بارہ تختوں میں سے ایک تخت دئیے جانے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس نے چند روپوں کی خاطر حضرت مسیح علیہ السلام کو پکڑوا دیا اور مرتد ہو گیا۔ اور پطرس جو آپ کا سب سے بڑا حواری تھا اس کے متعلق انجیل متی میں لکھا ہے کہ جب مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ میرے متعلق لوگ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا اور بعض ایلیاہ اور بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی ایک خیال کرتے ہیں۔ تو اس نے ان سے کہا تم مجھے کیا کہتے ہو تو۔

"شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے یسوع نے جواب میں اس سے کہا مبارک ہے تو شمعون بریوناہ۔ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے اور میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالم ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلے گا۔" (متی ۱۶/۱۴-۱۹)

یہ وہ عظیم الشان حضرت مسیحؑ کا شاگرد تھا جسے حضرت مسیحؑ نے کلیسیا کا بنیادی پتھر قرار دیا۔ پھر اسی شاگرد کے متعلق لکھا ہے کہ جب حضرت علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم سب اسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے۔ تو

"پطرس نے جواب میں اس سے کہا گو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں لیکن میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤں گا یسوع نے اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا۔ پطرس نے اس سے کہا کہ اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی تیرا انکار ہرگز نہ کروں گا اور سب شاگردوں نے بھی اسی طرح کہا۔" (متی ۲۶/۳۱-۳۵)

جس وقت شاگردوں نے یہ بات کہی اس وقت وہ اپنے متعلق یہی یقین رکھتے تھے کہ وہ مسیحؑ کا آخر دم تک ساتھ دیں گے اور کبھی اس کا انکار نہیں کریں گے۔ لیکن اس سے تھوڑی دیر بعد جب یہودیوں نے مسیح کو پکڑا تو اس کے

"سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے مگر ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہین چادر اوڑھے ہوئے اس کے پیچھے ہو لیا۔ اُسے لوگوں نے پکڑا مگر وہ چادر چھوڑ کر ننگا بھاگ گیا" (مرقس ۱۴/۵۰-۵۲ [uncertain])

اور جب یہودی لوگ حضرت مسیحؑ کو سردار کاہن کے دیوان خانہ میں لے گئے اور اس سے انکوائری شروع ہوئی تو پطرس بھی دور دور اس کے پیچھے پیچھے دیوان خانہ تک گیا جب وہ

"باہر صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک لونڈی نے اس کے پاس آ کر کہا تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہنے سے انکار کیا۔ کہ میں نہیں جانتا تو کیا کہتی ہے اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا تو دوسری نے اسے دیکھا اور جو وہاں تھے ان سے کہا یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے پطرس کے پاس آ کر کہا بے شک تو بھی ان میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔" (متی ۲۶/۶۹-۷۴)

اب دیکھو کون خیال کر سکتا تھا کہ پطرس جیسا مسیح کا عظیم الشان شاگرد یہودیوں سے ڈر جائے گا اور وہ مسیح کا تین بار انکار کرے گا یقیناً جس وقت پطرس نے یہ کہا تھا کہ اگر مجھے مرنا بھی پڑے تب بھی میں تیرا انکار ہرگز نہ کروں گا اس وقت پطرس کے دل کی وہی کیفیت تھی جس کا وہ اظہار کر رہا تھا لیکن یہودیوں کے خوف سے اس کے دل کی حالت یکایک بدل گئی اور اس نے قسم کھا کر تین مرتبہ انکار کر دیا ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں ایسے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا کی دعا سکھلائی ہے۔

عبداللہ بن ابی سرح کا ارتداد

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر نظر ڈالو تو اس میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ عبداللہ بن ابی سرح جو کاتب وحی تھا وہ مرتد ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مخلص اور اعلیٰ درجہ کے مومنین میں سے تھا تبھی تو اسے آپ نے اپنے کاتب وحی مقرر فرمایا تھا۔ آپ اسے سورۃ المؤمنون کی آیت ولقد خلقنا الانسان من سللۃ لکھوا رہے تھے۔ لکھواتے ہوئے جب آپ ثم انشاناہ خلقا آخر تک پہنچے تو بے اختیار اس کی زبان سے یہ کلمات نکلے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین اور یہ آیت کا بھی حصہ تھے تو آپ نے فرمایا یہ بھی لکھ لو کیونکہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا تھا کہ اس کے دل کی حالت یکسر بدل گئی اور اس کے دل میں شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ الفاظ میں نے کہے تھے اور انہیں آپ نے وحی قرار دے دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وحی جو لکھواتے تھے خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اپنے پاس سے ہی لکھواتے ہیں اور مدینہ سے بھاگ گیا اور مرتد ہو گیا

میر عباس علی لدھیانوی

میر عباس علی لدھیانوی ان مخلصین میں سے ایک تھے جو دعویٰ مسیحیت سے قبل بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حد درجہ اخلاص اور عقیدت رکھتے تھے اور اولین مبایعین میں سے تھے۔ لیکن ۱۸۹۱ء میں وہ آپؑ سے منحرف ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ان کے متعلق فرمایا

"یہ انسانیت کے تغیرات کا ایک نمونہ ہے کہ وہ شخص جس کے دل پر ہر وقت عظمت اور ہیبت سچی ارادت کی طاری رہتی تھی

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک و مقدس تقریب حسب معمول امسال بھی ملک کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے نہایت اہتمام کے ساتھ منائی۔ اس موقعہ پر اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین کی صحت کاملہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور پر سوز اجتماعی دعائیں کی گئیں اور خاص اہتمام سے جلسے منعقد ہوئے جن میں پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت پر اور عظیم الشان طور پر اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر تقاریر کی گئیں۔ مضامین سنائے گئے نظمیں پڑھی گئیں اور بتایا گیا کہ اس پیشگوئی کے ظہور اور مصلح موعود کے ساتھ وابستگی کی بناء پر ہم پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں اور ان فرائض کو کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے۔ اس موقعہ پر بعض جماعتوں میں کھیلوں اور چراغاں کا اہتمام بھی کیا گیا۔ الغرض یہ تقریب اکثر احمدی جماعتوں نے شایان شان طریق سے منائی۔

ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج ہیں جہاں سے اس تقریب پر منعقدہ جلسوں کی روئداد ہمیں موصول ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ عدم گنجائش کی وجہ سے مفصل روئداد اس دفعہ شائع نہ ہو سکے گی۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ خوشاب۔ راولپنڈی۔ کوہاٹ۔ چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ جوہر آباد۔ چک ۶۱ دھرور ڈ۔ ضلع لائل پور۔ چک ۲۷۰ کاہیلو ضلع تھرپارکر۔ خانیوال۔ تماپور۔ سیالکوٹ شہر۔ ٹکرہ ۵۸/۳ ضلع لائلپور۔ ملتان چھاؤنی۔ ٹنڈو آدم۔ لائل پور۔ لجنہ اماء اللہ لائلپور۔ قصور لجنہ اماء اللہ قصور۔ لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی۔ لجنہ اماء اللہ کھاریاں۔ مردان۔ سرگودھا۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد۔ لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ۔ چونڈہ۔ محمد آباد۔ گنگا پور چک ۵۹۱ ضلع لائلپور۔ میرپور آزاد کشمیر۔ کنری۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ہجکہ متصل بھیرہ۔ میانوالی خانا نوالی ضلع سیالکوٹ۔ شادیوال ضلع گجرات۔ منٹگمری۔ لجنہ اماء اللہ کنری۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ احمد آباد اسٹیٹ لالہ موسیٰ۔ احمد نگر۔ چھنیاں گویکی۔ عزیز پور۔ کرتو۔

مجلس تاریخ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام

جناب علاء الدین صاحب صدیقی صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی کا لیکچر

پروگرام کے ماتحت جناب علاء الدین صاحب صدیقی صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی کا لیکچر ۱۲ بجے بتاریخ ۱۸/۲ کالج ہال میں ہونا تھا لیکن آپ ۲ بجے تشریف لا سکے۔ آپ کے ہمراہ مرزا سعید احمد صاحب پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور بھی تھے۔ معزز مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جناب صدیقی صاحب پرنسپل صاحب کے ہمراہ کالج ہال میں تشریف لائے اجلاس کی کارروائی تقریباً ۲½ بجے دوپہر شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے۔ آغاز کارخلیل احمد صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ بعد ازاں سیکرٹری صاحب نے سامعین حضرات سے معزز لیکچرار کا تعارف کرایا اس کے بعد آپ کا لیکچر شروع ہوا۔ جس کا موضوع تھا ــــ "حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سامی مذاہب"۔ تقریر کے بعد کچھ عرصہ سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے صدارتی تقریر فرمائی اور مجلس تاریخ تعلیم الاسلام کی طرف سے صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کیا جسکے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

لیڈر

بقیہ صفحہ (۲)

اگرچہ مولانا موصوف نے حال ہی میں قادیانیت کے نام سے احمدیت کے خلاف ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے تاہم ان الفاظ کو پڑھکر ہر آدمی یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ آپ نے یہ باتیں احمدیت سے ہی متاثر ہو کر فرمائی ہیں۔ خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں ہمیں اس سے تعلق نہیں۔ ہمیں تو یہ خوشی ہے کہ آخر یہ لوگ اس طرف متوجہ تو ہوئے ہیں۔

ضرورت جے وی اساتذہ

مرکز سلسلہ میں ملازمت کے متمنی جے وی نوجوان احباب اپنی درخواستیں بشمولیت مصدقہ نقول سندات مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی معرفت جلد ارسال فرماویں۔ میٹرک جے وی کو ترجیح ہوگی۔

ناظر تعلیم

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کیلئے

قواعد کی ضروری تشریح

(۱) جو شخص اپنی وصیت کو بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو اور وہ وصیت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے اور اس طرح اسکی وصیت منسوخ ہو جائے۔ ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیت کو بحال کرانا چاہے۔ تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں۔

الف:۔ منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے

ب:۔ عرصہ منسوخی وصیت کا چندہ عام ادا کیا گیا ہو۔

(۲) ایسا شخص اگر نئی وصیت کرے تو اسپر بھی یہ دونوں شرائط جاری ہونگی۔

(۳) مگر جس شخص کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو (نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو) تو اس کی وصیت بحال کرنے کے لئے حصہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک کا ادا ہونا چاہیئے۔ یعنی اس شخص سے عرصہ منسوخی وصیت کی صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے اس کمی کو بھی پورا کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

ہر جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید مقرر کئے جائیں

احباب جماعت کو یہ امر بخوبی معلوم ہے کہ ممالک غیر میں تبلیغ اسلام کا تمام تر کام تحریک جدید کے سپرد ہے۔ اور یہ امر بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ کام دن بدن ترقی پر ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال دور ۲۶/۱۶ کا اعلان یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو فرمایا تھا۔ اس پر چار ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک وعدہ جات کا کام کما حقہ تکمیل نہیں پا سکا۔ اس لئے ضروری ہے کہ فوری طور پر اس طرف توجہ کی جائے۔ اس سلسلہ میں قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ ہر جماعت اپنے ہاں ایک سیکرٹری تحریک جدید منتخب کرے جو اپنی پوری توجہ اس طرف مبذول کر کے احباب جماعت سے وعدہ جات لے۔ اور وصولی کا مناسب انتظام کر سکے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے کہ تمام احمدیوں کو اس نیک تحریک میں شامل کیا جائے۔ اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اسطرف توجہ فرمائیں اور سیکرٹری تحریک جدید کا فوری تقرر کر کے ان کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائیں کہ اسوقت تک آرام سے نہ بیٹھیں جب تک ایک ایک احمدی مرد اور عورت اور بچہ تحریک جدید میں شامل نہ ہو جائیں۔

نوٹ ــ تقرری کی منظوری مرکز سے لی جاوے

(وکیل المال اول)

درخواستہائے دعا

(۱) "میری بچی عرصہ سے جھٹکوں کی بیماری میں مبتلا ہے۔ بیماری دن بدن زور پکڑتی جاتی ہے۔ احباب بچی کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔

(محمد حسین رچوہدریوالہ) ایس ڈی او۔ لدھڑی کینال سرکل حیدر آباد)

(۲) میرا چھوٹا بھائی عزیز عبد الحمید آف شفا میڈیکو لاہور بوجہ بواسیر شدید بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد عبد اللہ پسر چوہدری فضل محمد صاحب مرحوم سابق ہرسیاں ربوہ دار الرحمت غربی)

(۳) میں محکمانہ امتحان میں شریک ہو رہا ہوں میری کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(ناصر الدین معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ)

(۴) حاجی محمد اسحٰق صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنگا پور چک ۵۹۱ ضلع لائلپور کے پسران محمد اکبر خان و محمد انور خانصاحب پر سنگین مقدمہ ہے ان کی بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار نذیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کراچی میں ہفتہ خدمتِ خلق و وقارِ عمل

(از مکرم ناظم صاحب نشر و اشاعت خدام الاحمدیہ کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ۱۶ ؍ فروری سنہ ۶۱ء سے ہفتہ خدمتِ خلق و وقارِ عمل منا رہی ہے۔ یہ ہفتہ نظامت کراچی کے اس فیصلہ کے مطابق منایا جا رہا ہے۔ کہ باقاعدہ سکیم کے تحت تمام شہر میں عوام میں صفائی کے متعلق احساس شہریت پیدا کیا جائے۔

۱۶ ؍ فروری سنہ ۶۱ء بروز منگل ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ میجر نیازی صاحب نے اس ہفتہ کا افتتاح کیا۔ اس تقریب کے بعد مجلس کے رضا کار سکوڈرن لیڈر ایس۔ جی۔ صادق سیکرٹری ریڈ کراس کراچی برانچ کی قیادت میں شہر کی مشہور مارکیٹ ایمپریس مارکیٹ میں گئے۔ اور وہاں پیر و کالونی اور ان کی ملحقہ جگہ کی صفائی کی۔ نیز دکانداروں اور عوام کو صفائی کی تلقین کی۔ سکوڈرن لیڈر صادق صاحب حلقہ جات صدر و جیکب لائنز کے جہاں مجلس یہ ہفتہ منائیگی۔ کنٹرولر مقرر ہوئے ہیں۔

اسی روز شام کو مجلس کے رضا کار جیکب لائنز کے ایریا میں ۳ گھنٹے تک مختلف مقامات کو صاف کرتے رہے۔ بعد میں ایک دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی۔ جس میں ان ذرائع کو دکھایا گیا تھا۔ جن سے صفائی کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اور اسے برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ اس دستاویزی فلم کو اس علاقہ کے تقریباً ۱۵۰۰ افراد نے دیکھا۔ اس موقعہ پر مجلس کے عہدیداران اور مولانا عبد المالک خان صاحب نے حاضرین کو مختصر تقریروں کے ذریعہ صفائی کو قائم کرنے کی تلقین کی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے۔ کہ صدر کا علاقہ کراچی کے بہترین علاقوں میں سے ہے۔ اس کے برعکس جیکب لائنز ان چند علاقوں میں سے ہے۔ جہاں صفائی کی اشد ضرورت ہے۔ اس ہفتہ میں مجلس سکوڈرن لیڈر صادق صاحب کی رہنمائی میں مختلف دستاویزی فلموں۔ اشتہارات۔ پوسٹر۔ تقریروں وغیرہ سے عوام کو صفائی کی اہمیت وغیرہ کی تلقین کرتی رہے گی۔

اعلان برائے توجہ لجنات اماءاللہ

تعلیم القرآن کلاس بر موقعہ رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماءاللہ مرکزیہ حسب سابق اس سال بھی انشاءاللہ تعالیٰ شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائے گی۔ قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے ذمے ہوگا۔ تمام لجنات کوشش کر کے ممبرات کو بھجوائیں۔ بستر موسم کے مطابق ہمراہ لائیں۔ کورس مندرجہ ذیل ہوگا۔ لیکن آنے سے قبل اطلاع ضرور دیدیں۔ تاکہ مناسب انتظام کیا جا سکے۔

۱۔ قرآن کریم کے دو سپارے (ابتدائی) مع ترجمہ و معمولی تفسیر

۲۔ حدیث:۔ کتاب نبراس المؤمنین

۳۔ کلام:۔ کتاب دعوۃ الامیر

۴۔ سیرۃ و تاریخ:۔ سلسلہ احمدیہ۔ نبیوں کا سردار

۵۔ فقہ:۔ فقہ احمدیہ حصہ اوّل

۶۔ عربی:۔ عربی کی کتاب حصہ اوّل

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

مسجد ہالینڈ کا چندہ پورا ہو چکا ہے

بہنوں کی خوشخبری کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مسجد ہالینڈ کا چندہ پورا ہو چکا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اب لجنات اس سلسلہ میں کوئی چندہ جمع نہ کریں۔ ہاں البتہ جو چندہ جمع ہو چکا ہے۔ وہ سیکرٹری مال لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کیلئے چند بی ٹی۔ ایس وی اور میٹرک سی ٹی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ مرکز میں رہ کر سلسلہ کے مرکزی سکول کی خدمت کے خواہشمند دوست اپنی درخواستیں مع تصدیق و سفارش امیر مقامی جلد مجھے بھجوا دیں۔ تنخواہ اور الاؤنس گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دیئے جائیں گے۔ ہیڈ ماسٹر۔ (تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت

کیلئے چندہ کی اپیل

لجنہ اماءاللہ کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت جلد از جلد بنائی جائے۔ جس کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے سال رواں کے لئے بیس ہزار روپیہ وصول کرنے کی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ یہ چندہ صرف مستورات کے لئے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ جماعت کے مردوں کو بھی اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ سکول میں دس سال کی عمر تک کے لڑکوں کو بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز اس سکول میں مبلغین سلسلہ کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ سکول کے لئے چندہ دیکر آپ مبلغین سلسلہ کی امداد فرما کر ثواب کے مستحق ہوں گے۔

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ ڈیڑھ صد روپیہ دینے والوں کا نام سکول کی عمارت پر کندہ کروایا جائیگا۔

(صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

اعلانات دار القضاء

چوہدری محمد خان صاحب ولد حسن محمد صاحب قوم بھٹی ساکن چک ۲۷ جنوبی سرگودھا کے تین بیٹوں (غلام رسول۔ محمد حسین۔ غلام نبی) اور ایک بیٹی (رسول بی بی) اور بیگم بی بی اہلیہ محمد خان صاحب مذکور نے درخواست دی ہے۔ کہ چوہدری محمد خان صاحب مذکور عرصہ تقریباً آٹھ سال سے وفات پا چکے ہیں مرحوم نے آٹھ صد روپے برائے خرید اراضی اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) دیئے تھے۔ یہ رقم جتنی قسطوں میں واپس ادا کی جائے وہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب ساکن چک ۲۷ جنوبی ضلع سرگودھا کو دیدی جائے ہم خود ان سے وصول کر لیں گے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

نوٹ:۔ بتایا گیا ہے۔ کہ غلام رسول و محمد حسین اور ان کی والدہ بیگم بی بی صاحبہ چک ۳۰ متصل سٹیشن نتوری ڈاک خانہ محمد پناہ ضلع رحیم یار خان (سابق ریاست بہاولپور) میں آج کل مقیم ہیں اور غلام نبی اور ان کی ہمشیرہ رسول بی بی صاحبہ موضع ٹوڈ ضلع گجرات میں مقیم ہیں۔ اس درخواست پر مکرم چوہدری فتح خان صاحب نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷ جنوبی ضلع سرگودھا کی تصدیق درج ہے:۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۲۔ مکرم اسماعیل صاحب و محمد حسین و محمد طفیل صاحبان پسران سمند خان صاحب قوم راجپوت سکونت چک ۱۲/۶۴ ڈاک خانہ بھٹھ عیسیٰ ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے۔ کہ جو رقم برائے خرید اراضی اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) اسماعیل۔ محمد حسین وغیرہ سارچوری کی طرف سے جمع کرائی گئی تھی۔ اس میں ہم تینوں بھائی شریک ہیں۔ اس لئے اس رقم کی اقساط محمد حسین صاحب ولد سمند خان صاحب کو ادا کر دی جائے اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس پر حکیم سردار خان صاحب ولد حکیم سند ھو خان موصی ۳۲۸۵ اور نتھے خان صاحب احمدی ریٹائرڈ حوالدار ساکنان چک ۱۲/۶۴ مذکور کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

۳۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ مکرم ملک بشارت احمد صاحب مرحوم پسر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی ایک رقم مبلغ سات صد اکاسی روپے ساڑھے گیارہ آنے مرحوم کی امانت ذاتی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہیں۔ مرحوم کے وارث حضرت مولانا صاحب موصوف کے علاوہ مرحوم کی بیوہ محترمہ نور جہان صاحبہ بر مکان مکرم بابو محمد شریف صاحب مرحوم ریٹائرڈ ریلوے محلہ پرنامی منٹگمری ہیں۔ حضرت مولانا صاحب نے اپنے حصے کی رقم محترمہ نور جہاں صاحبہ کو دے دینے کے لئے لکھ دیا ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دیدیں۔ ورنہ اس کے بعد یہ ساری امانتی رقم مرحوم کی بیوہ کو دیدی جائے گی۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۴۔ مکرمہ آمنہ صاحبہ بیوہ فضل الدین صاحب ولد مولا بخش صاحب آف ننکا رما چھیاں حال ساکن چوہر منڈا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے خاوند مسمی فضل الدین صاحب نومبر سنہ ۵۹ء میں فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ کھاتہ ۳۵۰۸/۱۴۸-۳ میں ایک رقم -/۹۰۰ روپے ہے۔ لہٰذا یہ رقم مرحوم کے ورثاء (آمنہ بیوہ۔ رشیدہ بی بی لڑکی) کو دی جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی نے اپنے بھائی مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی مرحوم کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل عطا کئے ہیں۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند کرے۔ (آمین)

(مینیجر الفضل)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مع ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۲۱: منکہ عابدہ خاتون زوجہ عزیز احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن بریلی۔ ڈاکخانہ بریلی صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مفصلہ ذیل جائیداد منقولہ ہے۔

(۱) مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ
(۲) بندہ جوڑی طلائی وزنی پون تولہ۔
(۳) پہونچی جوڑی طلائی وزنی سوا تین تولہ

میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور جو حصہ وصیت میں اپنی زندگی میں ادا کروں اتنا حصہ وصیت سے منہا سمجھا جائے گا۔

الامۃ عابدہ زوجہ عزیز احمد ساکن بریلی
گواہ شد۔ قریشی محمد یونس سیکرٹری مال ساکن بریلی —
گواہ شد۔ عزیز احمد عرف ننھے میاں خاوند موصیہ ساکن بریلی

نمبر ۱۳۲۳۴: منکہ حمیدہ بیگم زوجہ سید عبدالمنصور صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

. . . .
. . . . اس وقت میری آمد کوئی نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۱) زیور طلائی دو چوڑیاں وزنی ۱½ تولہ۔ دگو ہار وزنی ۲½ تولہ۔ کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ۔ انگشتری ایک عدد وزن نصف تولہ۔ کل وزن ۵½ تولے کی قیمت -/۶۰۰ روپے کے قریب ہوگی
(۲) ایک رسٹ واچ قیمت -/۱۰۰ روپے
(۳) حق مہر -/۷۰۰ روپے بذمہ خاوند۔

میں اپنی اس جائیداد کے یا بعد میں جو بنواؤں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میں اپنی زندگی میں جو رقم بطور حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی وہ بوقت حساب مجرا کیا جائے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ دستخط حمیدہ بیگم موصیہ
گواہ شد دستخط عبدالمنصور خاوند موصیہ
گواہ شد: دستخط قریشی عطاء الرحمٰن سیکرٹری وصایا مقامی انجمن احمدیہ قادیان

ڈاکٹری کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کے کوائف طلب کر لئے گئے!

حکومت پاکستان نے آرڈی نینس نافذ کر دیا

کراچی ۲۴ فروری۔ حکومت پاکستان نے طبی قابلیت کی اطلاعات کا آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۰ء نافذ کر دیا ہے۔ جس کے ذریعے ادویہ کی مختلف شاخوں میں کام کرنے والوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ آرڈی ننس کے نفاذ سے ایک ماہ تک مرکزی حکومت کے لئے تفصیلی معلومات بہم پہنچائیں اور آرڈی ننس کا اطلاق سرکاری ملازموں اور غیر سرکاری دونوں پر ہوتا ہے خواہ وہ پاکستانی شہری ہوں یا غیر ملکی

جن لوگوں کو حکومت کے لئے معلومات بہم پہنچانا پڑیں گی۔ ان میں ایلو پیتھی کی قابلیت رکھنے والے اصحاب مستند دندان ساز۔ نرسیں نرسنگ اردلی۔ ہیلتھ وزیٹر۔ مڈوائف۔ اسسٹنٹ مڈوائف۔ سینیٹری انسپکٹر۔ ملیریا انسپکٹر۔ ہیلتھ اسسٹنٹ۔ ڈسپنسر۔ کمپونڈر۔ ایکس رے کے ماہر۔ ہسپتال لیبارٹری کے ٹیکنیشن اور طبی آلات کی مرمت کرنے والے ٹیکنیشن بھی شامل ہیں۔ یہ آرڈی ننس اس لئے نافذ کیا گیا ہے کہ افرادی طاقت کا صحیح اندازہ لگایا جائے اور معلوم ہو سکے کہ صحت کے بارے میں لمبے عرصہ کا جو منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کی تکمیل میں یہ افرادی طاقت کیا مدد دے سکتی ہے۔ جو شخص اس آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرے گا اسے ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اس آرڈی ننس پر فی الفور عمل شروع ہو گیا ہے اور اس کا اطلاق سارے ملک پر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر جنرل ہیلتھ، وزارت صحت پاکستان کے لئے حسب ذیل معلومات بہم پہنچانی چاہئیں

پورا نام بڑے حروف میں۔ باپ کا نام۔ گھر کا پتہ۔ موجودہ ایڈریس۔ عمر۔ تاریخ پیدائش۔ مذہب۔ مرد یا عورت شادی شدہ یا مجرد۔ قومیت (اگر پاکستانی نہ ہو تو تحریر کیا جائے کہ پاکستان میں کتنی مدت تک رہنے کا ارادہ ہے) تعلیمی قابلیت۔ پیشہ ورانہ بنیادی قابلیت پیشہ ورانہ پوسٹ گریجوایٹ تعلیم (جگہ جہاں سے تعلیم حاصل کی ہو)

ذیل کے امور میں خاص مہارت:۔ فزیشن۔ سرجن۔ بچے ریڈیولوجسٹ۔ پیتھالوجسٹ اور ریڈیالوجسٹ وغیرہ وغیرہ۔ کیا ملازمت میں ہے۔ ملازمت میں کس افسر کے تحت کام کیا جا رہا ہے۔ تنخواہ کس تاریخ کو ملازم ہوئے۔ کس تاریخ کو ملازمت سے الگ ہوا۔ اگر ملازمت میں نہ ہو تو اس صورت میں مناسب معلومات آخر میں لکھا جائے کہ میں نے جو معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ میری دانست میں وہ بالکل درست ہیں۔

کیمیاوی کھاد سے شراب تیار کی جاتی رہی

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ انبالہ کے انگریزی روزنامہ ٹربیون میں یہ دلچسپ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ مشرقی پنجاب میں تقریباً نوے لاکھ روپے کی کیمیاوی کھاد کو اناج کی پیداوار بڑھانے کی بجائے شراب کشید کرنے کے لئے استعمال میں لایا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ امرتسر سے کوئی چوبیس میل دور بٹالہ میں کیمیاوی کھاد اتنی زیادہ مقدار میں فروخت ہوئی کہ حکومت کو شبہ کی بنا پر تحقیقات کرانے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ اس تحقیقات پر ایک صوبائی وزیر مامور کیا گیا جس نے یہ پتہ چلایا کہ یہ ساری کیمیاوی کھاد کھیتوں میں کام آنے کی بجائے شراب کی ناجائز کشید کے لئے استعمال کی گئی۔

تپ دق کے ملازمین کے لئے دو سال کی چھٹی

کراچی ۲۴ فروری۔ تپ دق کی قومی انجمن کی سالانہ کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ سرکاری یا نیم سرکاری محکموں کے جو ملازم تپ دق میں مبتلا ہوں انہیں پوری تنخواہ کے ساتھ دو سال کی چھٹی دے دینی چاہئے تاکہ وہ مالی پریشانیوں کے بغیر اپنا علاج کرا سکیں۔ انجمن نے جو قرارداد منظور کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ فوج میں اس وقت بھی یہی طریقہ رائج ہے۔ لہٰذا سول محکموں میں بھی اسے رائج کرنا چاہئے

کل کے اجلاس میں اس مفہوم کی ایک قرارداد بھی منظور کی گئی کہ کاریگروں اور مزدوروں میں صحت کے بیمے کی سکیم جلد نافذ کی جائے قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ اسے صنعتی اور تجارتی اداروں میں ایسے ضابطے نافذ کرنے چاہئیں جن کے مطابق تپ دق میں مبتلا کارکنوں کے مرض کی تشخیص بلکہ ان کا علاج ہو سکے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ جن مزدوروں نے دو سال تک متعلقہ ادارے کی ملازمت کی ہو اور وہ تپ دق میں مبتلا ہوں انہیں ایک سال کی چھٹی ملنی چاہئے۔ انہیں اس مدت کی تنخواہ اور الاؤنس ملنے چاہئیں۔ تاکہ وہ آرام کر سکیں اور انہیں متوازن غذا مل سکے۔

پرائس کمیشن کے ارکان اور اغراض و مقاصد کا اعلان

کمیشن دو ماہ میں اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دیگا

کراچی ۲۵ فروری ۔ ملک میں قیمتوں کے ڈھانچے کا جائزہ لینے اور گرانی کے اسباب کی سفارشات پیش کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے چند روز قبل جو کمیشن قائم کیا تھا اس کے غور طلب امور اور ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے یہ کمیشن جس کے صدر مسٹر آئی آئی چندریگر ہیں دو ماہ تک اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا ۔

صدر کے علاوہ کمیشن کے باقی آٹھ ارکان کے نام یہ ہیں ۔ مسٹر نصیر اے شیخ (صنعت کار) مسٹر اے مہاجر (مینجنگ ڈائرکٹر نیشنل بینک آف پاکستان ۔ مسٹر اے کے نثار (صنعت کار) ڈاکٹر نورالاسلام (ڈھاکہ یونیورسٹی) ڈاکٹر انور اقبال قریشی (سابق نائب مشیر اقتصادی امور اور سعودی حکومت کے سابق مشیر مالیات) مرزا اختر حسن (ایڈووکیٹ کراچی) سردار حبیب اللہ (لاہور) اور مسز روشن آرا دستگیر صنعت ۔ تجارت اور خزانہ کی وزارتوں کے جائنٹ سیکرٹری کمیشن کے مشیر کی حیثیت سے کام کریں گے ۔ نیز وزارت خزانہ کے ڈاکٹر افضل سعید خان کمیشن کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے ۔ کمیشن سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کر دے ۔

پرائس کمیشن کے قیام کے سلسلے میں کابینہ نے جو قرارداد منظور کی ہے اس میں کہا گیا ہے "یہ شکایت ہمہ گیر ہے کہ اشیائے صرف کے نرخ اتنے زیادہ ہیں کہ عام آدمی اپنی ضروریات کی تکمیل نہیں کر سکتا ان حالات میں حکومت یہ ضروری سمجھتی ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے نرخوں کی سطح کم کی جائے اور اس کی مالیاتی اور تمام دوسری پالیسیوں کا مقصد یہی ہے ۔ پرائس کمیشن کا قیام بھی اسی مقصد کے حصول کی جانب ایک اور قدم ہے ۔ توقع ہے کہ اس سے جتنی جلد ممکن ہو سکا نرخوں کا ایک معقول ڈھانچہ قائم کرنے میں مدد ملے گی ۔

مرحوم نواب بھوپال کی جانشین

نئی دہلی ۲۵ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ مرحوم نواب بھوپال کی بڑی صاحبزادی شہزادی عابدہ سلطانہ کو پاکستانی ہونے کی بناء پر اپنے والد کا جانشین نہیں کیا جائے گا ۔ اسی طرح شہزادی کے بیٹے شہریار کو پاک "فارن سروس" میں ہونے کی وجہ سے جانشینی کا مستحق نہیں سمجھا جائے گا ۔ ان کی بجائے حکومت ہند نے نواب بھوپال کی چھوٹی صاحبزادی بیگم پٹودی کو اپنے والد کے حقوق و اختیارات کی وارث قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ان کے شوہر نواب پٹودی مشہور کرکٹر تھے اور کئی (۴)

(۴) سال ہوئے انتقال کر چکے ہیں ۔ اپنے والد کی جانشین کی حیثیت سے انہیں سالانہ نو لاکھ روپے ملا کریں گے ۔

مرحوم نواب بھوپال کا صرف خاص گیارہ لاکھ روپے سالانہ مقرر تھا ۔

درخواست دعا

ہم انشاء اللہ تعالیٰ ماہ مارچ ۱۹۶۰ء کے پہلے ہفتہ میں انگریزی ادویات کی فروخت نسخہ جات تیار کرنے اور مریضوں کو ایمبولینس کار میں ان کے گھر سے ہسپتال اور ہسپتال سے گھر پہنچانے کا کام شروع کر رہے ہیں ۔ دوکان دن رات کھلی رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے ۔ اور ضرورت پڑنے پر مریضوں کو لائلپور سے باہر لے جانے کے لئے بھی ایمبولینس کار مہیا کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے فضل سے ہمارے اس کام میں خیر و برکت ڈالے اور عوام کی صحیح طور پر خدمت کی توفیق عطا کرے ۔ آمین

(سید غلام محمد شاہ شاہ میڈیکو کچہری بازار لائلپور)

معلمینِ وقفِ جدید کی الوداعی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

ناظم تعلیم وقفِ جدید اور مکرم مولوی ابو المنیر نورالحق صاحب نے مختصر سی تقاریر میں تعلیمی کلاس کی غرض و غایت اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ نے گذشتہ ایک سال میں جو کام کیا ہے اس پر روشنی ڈالی ۔

بعد ازاں صاحب صدر محترم شاہ صاحب موصوف نے دوران سال نمایاں خدمات بجالانے والے معلمین میں انعامات تقسیم فرمائے ۔ تعلیم و تربیت کے کام میں امتیاز حاصل کرنے والے معلمین میں علی الترتیب صوفی علی محمد صاحب ۔ رشید احمد صاحب طارق ۔ احسان الٰہی صاحب ۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب حکیم غلام قادر صاحب اور سلطان احمد صاحب مجاہد شامل تھے ۔ علاوہ ازیں خلیل احمد صاحب عاکف اور مولوی بدرالدین صاحب کا خدمتِ خلق کا کام بہت نمایاں تھا ۔ اور اس بناء پر وہ بھی انعام کے مستحق قرار دیئے گئے ۔ نیز تعلیمی کلاس میں سو فیصدی حاضری اور خاص دلچسپی کے باعث اسداللہ خان صاحب محمود احمد صاحب اور محمد شریف صاحب کو بھی انعامات کا مستحق گردانا گیا ۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم شاہ صاحب موصوف نے معلمین کو بعض زریں ہدایات سے نوازا ۔ اس ضمن میں آپ نے شعار اسلامی کی پابندی خدمتِ خلق اور دعاؤں پر خاص زور دینے کی تلقین فرمائی ۔ بعد ازاں اجتماعی دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ (بقیہ صلہ)

اور اپنے خطوط میں اس عاجز کی نسبت خلیفۃ اللہ فی الارض لکھا کرتا تھا آج اس کی کیا حالت ہے پس خدا تعالیٰ سے ڈرو اور دعا کرتے رہو کہ وہ محض اپنے فضل سے تمہارے دلوں کو حق پر قائم رکھے اور لغزش سے بچائے" اور فرمایا "مجھے اگرچہ میر عباس علی صاحب کی لغزش سے رنج بہت ہوا ۔ لیکن پھر میں دیکھتا ہوں کہ جبکہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نمونہ پر آیا ہوں تو یہ بھی ضرور تھا کہ میرے بعض مدعیان اخلاص کے واقعات میں بھی وہ نمونہ ظاہر ہوتا ...... یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض خاص دوست جو ان کے ہم نوالہ و ہم پیالہ تھے جن کی تعریف میں وحی الٰہی بھی نازل ہو گئی تھی آخر مسیحؑ سے منحرف ہو گئے تھے"

پس انسان کو اپنے نفس پر بھروسہ کر کے اللہ تعالیٰ سے استمداد اور استعانت کو کسی حال میں نہیں چھوڑنا چاہیئے اور ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ راہ حق پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اپنی حفاظت میں رکھے ۔ آمین ۔

خطبہ کے بعد آپ نے بتایا کہ مکرم نواب محمد احمد خانصاحب نے سنایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے تین روز بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تخت پر بیٹھے ہیں جو کانپ رہا ہے اور آپ نے فرمایا کہ جماعت کو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا کی دعا بکثرت کرنی چاہیئے ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵